بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

قرآن کریم، احادیث نبوی ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کی اہمیت، عظمت اور برکات کا بصیرت افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14؍مارچ 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم رمضان کے دوسرے عشرے میں سے گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا رمضان سے ایک خاص تعلق بیان فرمایا ہے۔ فرمایا یہ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کیلئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشان کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے اُمور ہیں۔ پس اس لیے ہمیں اس مہینے میں قرآن کریم کو بکثرت پڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بھی توجہ دلائی ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے کہ اس بابرکت مہینے میں تو بکثرت قرآن کریم پڑھنا چاہیے۔ حضرت جبرئیلؑ ہر سال جس قدر قرآن کریم نازل ہوا کرتا تھا اس کا ایک دَور آنحضرت ﷺ کے ساتھ مکمل کیا کرتے تھے اور آنحضرت ﷺ کی زندگی کے آخری سال میں تو دو دفعہ مکمل ہوا۔

قرآن کریم کی اہمیت اور رمضان کے ساتھ اس کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اس بات کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور قرآن کریم کو پڑھنے اور سننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہماری مساجد میں قرآن کریم کے دروس کا انتظام ہوتا ہے، تراویح کا بھی اہتمام ہوتا ہے، قرآن کریم کی تلاوت پر زور دیا جاتا ہے، ایم ٹی اے پر بھی روز تلاوت آتی ہے، اُس کو بھی سننا چاہیے۔ لیکن قرآن کریم کی حقیقی برکات تب ہی مل سکتی ہیں جب یہ سن کر اس پر عمل کی کوشش بھی کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع میں ہی فرمادیا کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔ پس تقویٰ پر چلنے کے لیے اور ایک حقیقی مومن بننے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اِس کتاب پر عمل ضروری قرار دیا ہے۔ رمضان میں تو حقیقی مومن بننے کی طرف

خاص توجہ ہوتی ہے، تقویٰ کے حصول کی خاص کوشش ہو رہی ہوتی ہے تو اُس کا طریق اللہ تعالیٰ نے سمجھا دیا ہے کہ اگر یہ کوشش اور خواہش ہے تو قرآن کریم کو بکثرت پڑھو اور اس پر عمل کی کوشش کرو۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: اس (قرآن کریم) کے فیوض اور برکات کا در ہمیشہ جاری ہے اور وہ ہر زمانے میں اُسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جس طرح آنحضرت ﷺ کے زمانے میں تھا۔ پس رمضان میں جہاں ہم قرآن کریم کے پڑھنے کی طرف خاص توجہ کرتے ہیں وہیں اس کی تعلیم پر عمل کی بھی کوشش ہونی چاہیے۔ رمضان میں ہر کوئی اپنی اپنی طاقت کے مطابق قرآن کریم کو پڑھتا ہے، جو مکمل دَور نہیں بھی کرسکتے وہ بھی کچھ نہ کچھ حصہ رمضان کے ایّام میں ضرور پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ویسے تو ہر ایک کو رمضان میں قرآن کریم کا کم از کم ایک دَور مکمل کرنے کی ضرور کوشش کرنی چاہیے۔ اسی طرح قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے کی طرف بھی توجہ ہونی چاہیے۔ اس طرح ہمیں اچھائی اور برائی کا صحیح علم ہو۔

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ قرآن کریم بہت مشکل کتاب ہے، حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنایا ہے، پس کیا کوئی ہے نصیحت پکڑنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ ہے، وہ فرماتا ہے کہ مَیں نے قرآن کریم میں آسان تعلیم دی ہے، تمہیں نصیحت یہ ہے کہ اس تعلیم پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کرو۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کو سمجھنے کے لیے ہر زمانے میں استاد بھی پیدا کیے اور اس زمانے میں اُس نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو بھیجا جنہوں نے ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ پس یہ ہماری بدقسمتی ہو گی اگر اب بھی ہم اس پر عمل کرنے والے نہ بنیں۔

اسی طرح خلفاء نے بھی تفاسیر کی ہیں، حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیرِ کبیر لکھی ہے، جس میں نصف قرآن کی تفسیر تو بیان ہو گئی ہے، اس کے علاوہ اور ترجمے اور تفاسیر ہیں۔ تفسیرِ صغیر ہے، اس میں بھی بہت سی باتیں ہیں۔ پھر جماعت میں مختلف زبانوں میں تراجم بھی ہو رہے ہیں، پس رمضان میں جہاں ہم قرآن کریم کو پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں وہاں تراجم اور تفاسیر کے ساتھ اس کے معانی اور احکامات کو بھی سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بچوں کی آمین کے لیے لوگ میرے پاس آتے ہیں انہیں بھی یاد رکھنا چاہیے کہ بچوں کو قرآن پڑھا کر آپ نے اپنا ایک فرض تو ادا کر دیا لیکن بچوں میں قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر عمل کا شوق اور محبت پیدا کرنا بھی آپ کا فرض ہے۔ ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہیے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت اور ترجمے کی طرف توجہ دیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک جگہ فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی اس کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ و تازہ بتازہ ہیں۔ چنانچہ مَیں اس وقت ثبوت

کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ فرمایا کہ قرآن کریم کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو مومن قرآن پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے، اس کی مثال ایک ایسے پھل کی طرح ہے جس کا مزہ بھی اچھا ہے اور خوشبو بھی، اور وہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا مگر اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ تو اچھا ہے مگر خوشبو کوئی نہیں۔ ایسا منافق جو قرآن کریم پڑھتا ہے اس کی مثال ایسے پودے کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہے مگر مزہ کڑوا ہے اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ایسے کڑوے پھل کی طرح ہے جس کا مزہ بھی کڑوا ہے اور جس کی خوشبو بھی کڑوی ہے۔

ایک اَور روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کچھ اہل اللہ ہوتے ہیں، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے آپؐ سے دریافت کیا کہ خدا کے اہل کون ہوتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ قرآن والے اہل اللہ اور خدا کے خاص بندے ہوتے ہیں۔ یعنی قرآن کو پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے مطابق چلتے ہیں۔

مسلمانوں کے جو اس وقت حالات ہیں، ہر طرف فساد برپا ہے، حکومتیں عوام سے لڑ رہی ہیں اور عوام حکومتوں پر حملہ آور ہیں، یہ سب قرآن کریم کو چھوڑنے کا نتیجہ ہے۔ کہنے کو دونوں کے ہاتھ میں قرآن ہے مگر دونوں ہی قرآن کی تعلیم سے دُور ہیں۔ اگر قرآن کریم پر عمل کرنے والے ہوں تو ہرگز یہ باتیں نہ ہوں۔ اس زمانے میں خدا نے جو اپنا نمائندہ بھیجا ہے اُس کا انکار کیے بیٹھے ہیں، اس کو ماننے کو تیار نہیں، تو ایسی صورت میں یہ قرآن سے فائدہ ہرگز نہیں اٹھا سکتے۔

حضورؑ فرماتے ہیں یاد رکھو! قرآن کریم حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے، یہ اُن لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن پر عمل نہیں کرتے... اب بھی اُن کے لیے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمے کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دُور کر دیتا ہے۔

مسلمانوں کی تو یہ حالت ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم سے دُور جا پڑے ہیں، قرآن کریم کو انہوں نے چھوڑا ہوا ہے، اس پر عمل نہیں کرتے اور قرآن کریم سے محبت کا محض دعویٰ کرتے ہیں۔ پاکستان میں انہوں نے احمدیوں کے قرآن کو پڑھنے پر پابندی لگائی ہوئی ہے اور خود انہوں نے اس پر عمل نہیں کرنا، احمدیوں پر جتنی مرضی پابندی لگا لیں یہ قرآن کی تعلیم کو ہمارے دلوں سے نکال نہیں سکتے، یہ جتنا مرضی زور لگا لیں، اس کی محبت ہمارے دلوں سے نہیں نکال سکتے۔

پس اس زمانے میں سب سے بڑا فرض احمدیوں کا ہے، احمدی مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ قرآن پر عمل کریں تاکہ غیر اسلامی دنیا اِن کا عمل دیکھ کر سمجھ سکے کہ حقیقی اسلامی تعلیم کیا ہے، اور قرآن کریم کے احکامات کیا ہیں۔ یہ امن، سلامتی، محبت اور پیار کے احکامات ہیں، یہ معاشرے میں بھائی چارے کو پھیلانے کے احکامات ہیں۔ یہ حقوق العباد ادا کرنے کے احکامات ہیں۔ پس اس طرف احمدیوں کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ جبرئیل آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا کہ عنقریب بہت سارے فتنے پیدا ہوں گے۔ دریافت کیا گیا کہ ان فتنوں سے خلاصی کی کیا صورت ہو گی؟ جبرئیل نے کہا کہ ان فتنوں سے خلاصی کی صورت کتاب اللہ ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمیں اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو بچانے کے لیے کتاب اللہ کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تب ہی ہم ہدایت بھی پا سکیں گے اور فتنہ و فساد سے بچ بھی سکیں گے اور اُن احکامات کو سمجھ بھی سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے نازل فرمائے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کو ظاہر کر کے پڑھنے والا ظاہر کر کے صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور قرآن کریم کو چھپا کر پڑھنے والا چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ یہ بھی روایات میں مذکور ہے کہ صدقہ بلاؤں، خطرات اور فتنوں کو دُور کرتا ہے۔ پس قرآن کریم کو پڑھنا اور اس طرح پڑھنا کہ سمجھ بھی آ رہا ہو یہ صدقے کی طرح قبول ہو گا اور اس کی برکات سے انسان ہر فتنے سے بچا رہے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ دل کی اگر سختی ہو تو اس کو نرم کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ قرآن کریم کو بار بار پڑھے، جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمتِ الٰہی میرے بھی شاملِ حال ہو۔ قرآن کریم کی مثال ایک باغ کی ہے، ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھل چنتا ہے، پھر آگے چل کر ایک اور قسم کا پھل چنتا ہے۔ پس! چاہیے کہ ہر ایک مقام کے مناسبِ حال فائدہ اٹھائے۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ رمضان کے دنوں میں جہاں ہم خاص طور پر قرآن کریم کی طرف توجہ دے رہے ہیں وہاں چاہیے کہ ہم یہ بھی عہد کریں کہ یہ توجہ ہم ہمیشہ قائم رکھیں گے اور اس پر عمل کرنے کی طرف بھی ہم توجہ رکھیں گے اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھنے کی تلقین کریں گے۔ جب یہ ہو گا تو ہماری زندگیاں ہمیشہ کامیاب رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔